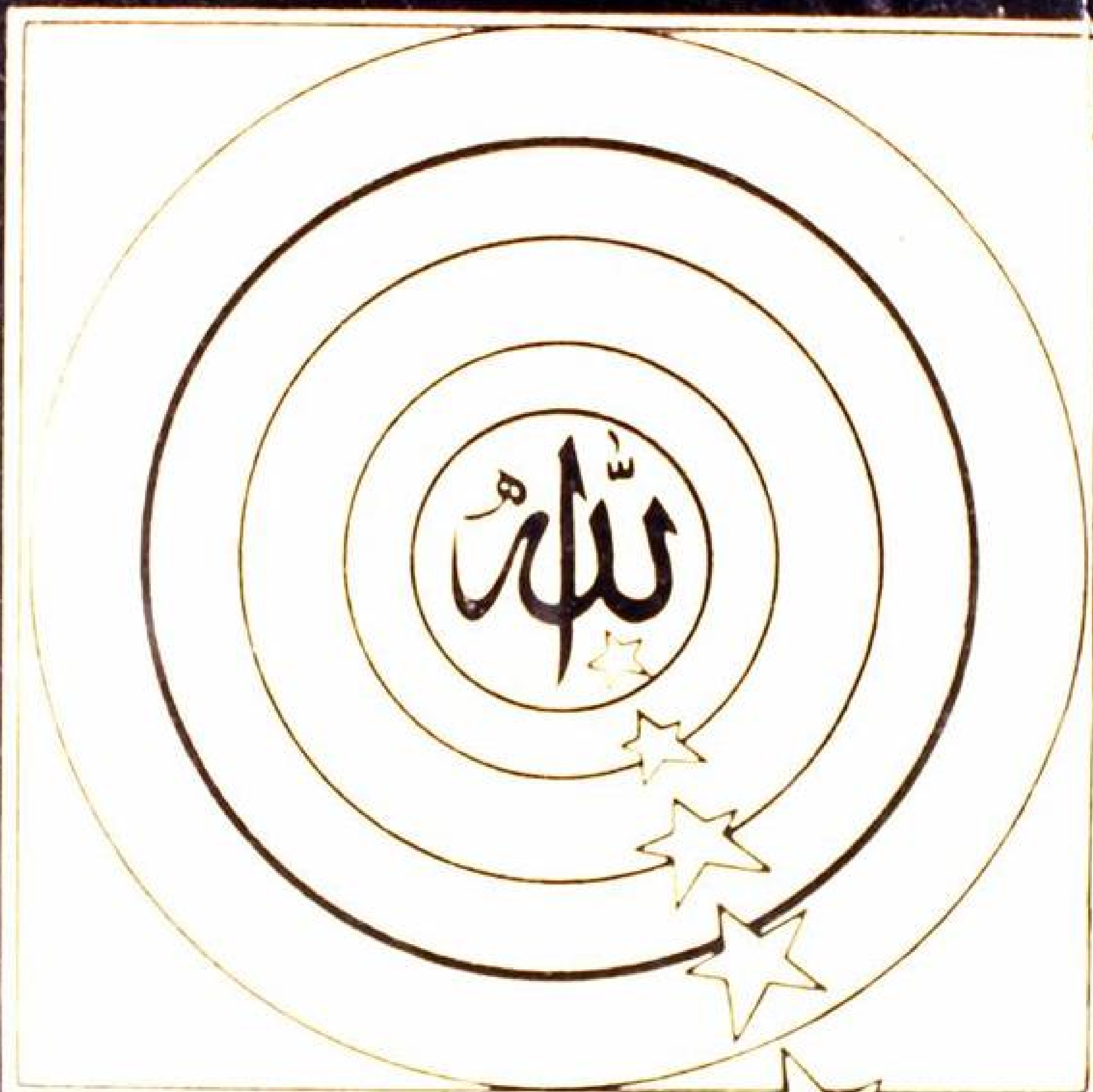


صراطِ مستقیم

حکیم محمد سعید

صراطِ مستقیم

حکیم محمد سعید

مکتبہ پیام تعلیم۔ جامعہ نگر۔ نئی دہلی ۲۵۔

تقسیم کار

صدر دفتر:

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ جامعہ نگر، نئی دہلی 110025

شاخیں:

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ اردو بازار۔ دہلی 110006

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ پرنسس بلڈنگ۔ بمبئی 400003

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ یونی ورسٹی مارکیٹ۔ علی گڑھ 202001

فروری ۲۰۰۵ء تعداد 1000 قیمت: -/10 روپے

لبرٹی آرٹ پریس (پروپرائٹرز: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ) پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی میں طبع ہوئی۔

جاگو جگاؤ

قرآنِ حکیم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ یہ ہمارا دستورِ حیات ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہماری رہ نمائی کے لیے وہ تمام اصول بیان فرما دیے ہیں جو صحیح راستے پر چلنے کے لیے اور اچھی زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں۔ قرآن کی صورت میں ہمارے پاس ایک ایسا رہ نما موجود ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہ نمائی کرتا ہے، ہمیں ہدایت دیتا ہے، سیدھی راہ بتاتا ہے۔ درحقیقت زندگی گزارنے کا صرف وہی طریقہ صحیح ہے جو قرآنِ حکیم ہمیں بتاتا ہے۔ جب ہم قرآن پر عمل کرتے تھے تو ہم برتر تھے، ہمیں دُنیا کی ہر نعمت حاصل تھی، ہر راحت میسّر تھی اور ہم دُنیا کو راستہ بتاتے تھے، روشنی دیتے تھے، کیوں کہ قرآن روشنی ہے۔

اگر ہم اب بھی قرآن کی طرف پلٹیں تو یہ ہمیں اب بھی وہ امن و سکون دے سکتا ہے جس کے لیے ہم ترس رہے ہیں اور ساری دُنیا بے چین ہے۔ قرآن کی روشنی اب بھی ہمیں ناکامی کے اندھیرے اور ذلّت کے گڑھے سے نکال سکتی ہے۔

حکیم محمد سعید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جھوٹ۔ سچ

وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ ○

(البقرہ : ۴۲)

ترجمہ

اور سچ میں جھوٹ نہ ملاؤ

تشریح

سچی بات بے کم و کاست کہو۔ حقیقت جتنی ہو اتنی ہی بیان کرو۔ اپنی طرف سے اس میں کوئی بات نہ ملاؤ اور الفاظ کے ہیر پھیر سے کام نہ لو کہ یہ گناہ ہے اور ایسا دھوکا ہے جسے اللہ تعالیٰ سخت ناپسند کرتا ہے۔

اس لیے کہ سب سے زیادہ نقصان انہی باتوں سے پہنچتا ہے جن میں سچ اور جھوٹ کو خلط ملط کر دیا گیا ہو۔

اللہ سے مدد

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ

(البقرہ : ۴۵)

ترجمہ

اور مدد صبر اور نماز کے ذریعہ مانگو

تشریح

جب کبھی مشکل گھڑی آجائے تو گھبراؤ نہیں ، بلکہ مضبوطی کے ساتھ سچائی اور اچھائی پر قائم رہو ۔ اسی کا نام صبر ہے ۔ اللہ سے مدد مانگو ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کرو ، وہ ضرور تمھاری مدد کرے گا ۔

فَساد

وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ○

(البقرہ : ٦٠)

ترجمہ

اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو

تشریح

ان باتوں سے بچنا چاہیے جن سے فتنہ و فساد پھیلے، امن و سکون تباہ ہو اور لوگ ایک دوسرے سے لڑنے لگیں۔

ہمیں بولنے اور کچھ کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لینا چاہیے کہ اس سے کہیں فساد تو نہیں پھیلے گا۔

آج ہمارے ماحول میں فتنہ و فساد اس لیے ہے کہ ہم کو اپنی زبان پر قابو حاصل نہیں ہے۔ جس کے جو جی میں آرہا ہے بول رہا ہے۔

ہمیں اپنی زبان پر قابو حاصل کرنا چاہیے۔

قانون

فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ

(البقرہ : ٦٨)

ترجمہ

جو حکم دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرو۔

تشریح

تمھارے اساتذہ یا تمھارے ادارے کے سربراہ جو حکم دیں اگر اس میں اللہ رسول کی نافرمانی نہیں ہے تو اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ کسی ادارے میں جو ضابطہ یا قاعدہ بنا ہے اس کی پابندی کرنی چاہیئے۔ قانون کا احترام کرنا مہذب ہونے کی نشانی ہے۔

تم اگر تعلیم حاصل کر رہے ہو تو اپنی درس گاہ کے تمام قوانین کا احترام کرو۔

حُسنِ سلوک

وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِی الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ

(البقرہ : ۸۳)

ترجمہ

والدین سے اور رشتہ داروں، یتیموں سے
محتاجوں سے اچھا سلوک کرو۔

تشریح

والدین (ماں باپ) کی اطاعت اور فرماں برداری سعادت ہے۔ اُن کی نافرمانی بڑا گناہ ہے۔ والدین کے جو احسانات اولاد پر ہیں ان کو ہر لمحے یاد رکھنا چاہیے اور اُن کا احترام کرنا چاہیے۔ اُن سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ یہ اولاد کا فرض ہے۔ اس کے ساتھ اہلِ قرابت (رشتہ داروں) یتیموں اور مسکینوں سے محبت کا سلوک کرنا چاہیے۔ اُن سے ہمدردی کرنی چاہیے اور ان کی مدد کرنی چاہیے۔ اچھا اور پیارا انسان وہ ہے کہ جو ہر انسان سے اچھا سلوک کرے۔ والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے!

دُعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ (البقرہ : ۱۲۷)

ترجمہ

اے ہمارے پروردگار! ہم نے جو کچھ کیا
اسے قبول فرما، بے شک تُو سُننے والا
اور جاننے والا ہے۔

تشریح

یاد رکھنا چاہیئے کہ عمل وہی اچھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، صرف اچھے کام کرلینا کافی نہیں ہے، اجر و ثواب تو اس وقت ملے گا جب اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرے۔ اس لیے ہر اچھے کام کے بعد عاجزی کے ساتھ یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ یا اللہ تُو اس کو قبول فرما۔

اللہ کی مدد

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(البقرہ : ۱۳۷)

ترجمہ

اور وہ اللہ سب کچھ سُنتا اور جانتا ہے

تشریح

جب اللہ تعالیٰ سُننے اور جاننے والا ہے تو ہمیں ہر تکلیف اور ہر مصیبت میں اسی کو پُکارنا چاہیے۔ اسی سے مدد مانگنی چاہیے، اس کے سوا کسی ہستی سے دُعا مانگنا یا مدد کے لیے کسی کو پُکارنا صحیح نہیں ہے۔

نیکیاں

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۝

(البقرہ:۱۴۸)

ترجمہ

بھلائیوں کی طرف سبقت کرو۔

تشریح

نیکی اور بھلائی کی طرف لپکنا چاہیے جو موقع بھی ہے، غنیمت ہے،
جو نیک کام ہو جائیں گے وہی ہماری زندگی سنواریں گے۔

نیک عمل میں کسی کا انتظار کرنا غلط ہے ہمیں بغیر انتظار کے خود آگے
بڑھ جانا چاہیے۔

نیکی کیا ہے؟

وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ

(البقرہ : ۱۷۷)

ترجمہ

نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یومِ آخر اور
ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور
اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔

تشریح

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اصل نیکی ایمان ہے۔ اس کے بغیر انسان کوئی ایسا کام نہیں کرسکتا جس کو سچّی نیکی کہہ سکیں۔ اس میں کوئی نہ کوئی ذاتی غرض ضرور ہوتی ہے۔ یاد رکھو وہی کام نیک ہے جس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے خوش ہوتا ہے جو اُس کے دوسرے بندوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اُن کے ساتھ اچھائیاں کرتے ہیں، اُن کے دُکھ درد میں اُن کا ساتھ دیتے ہیں۔ خود انسان کی راحت اس میں ہے کہ وہ اپنے دل کو نیک خیالات کا نشیمن بنائے۔

مُصیبت میں صبر

وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ
الْبَاْسِ ؕ

(البقرہ : ۱۷۷)

ترجمہ
اور مومن وہ ہیں کہ جو تنگی و مصیبت میں اور حق و باطل
کی جنگ میں صبر کریں

تشریح
بیماری، تنگی، غربت اور قرض اور مصیبت ہی کے وقت انسان کے حوصلے کا اور اس کی ہمّت کا امتحان ہوتا ہے۔ یہ نکتہ ذہن میں رہے کہ مصیبتیں بزدلی اور کم ہمّتی کی وجہ سے خوف ناک ہو جاتی ہیں۔

اسلام کے نزدیک وہ لوگ اچھے ہیں، جو مصیبت کے دنوں کو صبر و شکر کے ساتھ کاٹ دیں اور کبھی کسی بد اخلاقی اور کردار کی کم زوری کا مظاہرہ نہ کریں۔ جنگ کے زمانے میں بھی پیٹھ دکھانے کے بجائے ثابت قدمی سے دُشمنوں کا مقابلہ کریں۔ یہ اخلاق و کردار کی مضبوطی ہے اور اسلام یہی چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قریب ہے

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط

(البقرہ : ۱۸۶)

ترجمہ

اے نبی ! میرے بندے اگر میرے متعلق
تم سے پوچھیں تو ان کو بتادو کہ میں ان سے
قریب ہی ہوں ۔

تشریح

اللہ اگرچہ نظر نہیں آتا ، لیکن وہ ہمیں دیکھتا ہے ، ہماری ہر بات سُنتا ہے ۔ ہم اگر کوئی بات اپنے دل میں بھی سوچیں تو اس کو خبر ہو جاتی ہے ۔ اس سے بڑھ کر نزدیکی اور کیا ہو سکتی ہے ، پھر ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ وہ ہماری دُعا سُنتا ہے ۔ ہمیں اسی سے مدد مانگنی چاہیے ۔ اسی کو پکارنا چاہیے ۔ وہ بہت قریب ہے ۔

اللہ کی قسم

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا
وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ

(البقرۃ : ۲۲۴)

ترجمہ

اللہ کے نام کو ایسی قسمیں کھانے کے لیے نہ استعمال کرو جن سے مقصود نیکی و تقویٰ اور اللہ کے بندوں کی بھلائی کے کاموں سے باز رہنا ہو۔

تشریح

قسم تو اچھے کام کے لیے کھائی جاتی ہے۔ کسی کی مدد، کسی کی نیکی اور بھلائی کے کام یا بے گناہی ظاہر کرنے کے لیے کھائی جاتی ہے۔ مگر یہ انتہائی بے حیائی اور بد اخلاقی کی بات ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ میں فلاں نیک کام نہیں کروں گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کی بھی بے حرمتی ہے اور نیک کام سے باز رہنے کا اظہار انتہائی بد خلقی بھی ہے۔ نہ جھوٹی قسم کھاؤ، نہ اللہ کے نام کو قسموں کے لیے استعمال کرو۔ زیادہ قسمیں کھانے والا سب سے زیادہ جھوٹا ہوتا ہے۔

میٹھا بول

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَۃٍ یَّتْبَعُهَآ اَذًی ؕ

(البقرہ : ۲۶۳)

ترجمہ

ایک میٹھا بول اور ذرا سی چشم پوشی کسی ناگوار بات پر اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دُکھ ہو۔

تشریح

میٹھی زبان بے شمار دُشمنوں سے بچاتی ہے۔ میٹھا بول یعنی خوش کلامی ایک ایسا پھُول ہے جو کبھی نہیں مُرجھاتا۔ اس لیے کلام (گفتگو) میں نرمی اختیار کرنی چاہیے اور یہ نہیں بھولنا چاہیے لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔ سائل یا غریب یا محتاج کو ڈانٹنے یا سخت بات کہنے کے بجاتے اس سے نرمی سے گفتگو کرنی چاہیے۔ اچھی اور نرم بات اس صدقے سے بہتر ہے جو سائل کو اذیت پہنچا کر دیا جائے۔

انسان کی مدد

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ
بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط

(البقرہ : ۲۷۳)

ترجمہ

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی خودداری دیکھ کر ناواقف آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ خوش حال ہیں۔ تم اُن کے چہروں سے اُن کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو، مگر وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ مانگیں۔

تشریح

دُنیا میں بعض ایسے خوددار لوگ بھی ہیں جو ضرورت کے باوجود ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم انھیں پہچانیں اور ان کی مدد کریں۔ ضرورت مند لوگ تو مانگ لیں گے، لیکن جو ہاتھ نہیں پھیلاتا، اس کی تکلیف و مصیبت تو انتہا کو پہنچ جائے گی۔ اس لیے ہمیں خاص طور سے ایسے لوگوں کی خاموشی کے ساتھ مدد کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کی پسند ناپسند

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ○

(البقرہ : ۲۷۶)

ترجمہ

اللہ کسی ناشکرے اور بدعمل انسان کو پسند
نہیں کرتا

تشریح

ناشکری بہت بُری ہے۔ اس سے ملی ہوئی نعمتیں بھی چھن جاتی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کو ناشکرے اور بُرے کام کرنے والے پسند نہیں ہیں۔ نافرمان اور گنہ گار بندے کامیاب نہیں ہوتے۔

انسانوں کو بھی یہ باتیں اچھی نہیں لگتیں، بدعمل اور ناشکرے ہر جگہ ذلیل ورسوا ہوتے ہیں، ہمیں شکر کی عادت ڈالنی چاہیے اور اچھے کام کرنے چاہییں۔

غُصّہ

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ

(آل عمران : ۱۳۴)

ترجمہ

اچھے لوگ ہیں جو غصّے کو پی جاتے ہیں اور
دوسروں کے قصور کو معاف کر دیتے ہیں۔

تشریح

اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کو اللہ پسند کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کی ایک صفت یہ بتائی گئی کہ وہ اپنے غصّے کو پی جاتے ہیں۔

کسی ناگوار بات پر انسان کو غصّہ آتا ہے، یہ فطری بات ہے، لیکن برس پڑنے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ آدمی اپنے غصّے کو پی جایا کرے، اور دوسروں کو معاف کر دیا کرے۔

اللہ تعالیٰ نرم دِل اور ہنس مُکھ انسان سے محبّت کرتا ہے۔

غلطی تسلیم کرلو

وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

(آل عمران : ۱۳۵)

ترجمہ

اور وہ کبھی دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے

تشریح

اچھے اخلاق والوں پر جب ان کی غلطی واضح ہو جاتی ہے تو وہ پھر اس کو نہ دہراتے ہیں، نہ ہٹ دھرمی کے ساتھ اس پر اڑے رہتے ہیں، بلکہ اس غلطی پر نادم ہوتے ہیں اور اپنے گناہ سے باز آجاتے ہیں۔ اللہ کے حضور توبہ کرتے ہیں۔ اور اگر وہ غلطی بندوں کے معاملے میں ہوتی ہے تو ان سے وہ معذرت کرتے ہیں۔ با اخلاق ہونے کی پہچان یہی ہے۔

حسد اور رقابت

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ

(النساء : ۳۲)

ترجمہ

اور تم تمنا نہ کیا کرو ایسے امر کی جس میں اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے.

تشریح

کسی کو اپنے مقابلے میں کسی حیثیت سے بڑھا ہُوا دیکھ کر بے چین ہو جانا ہی حسد و رقابت کی اصل جڑ ہے. اور جب انسان کے دل میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو وہ جو فضل اور مرتبہ اسے جائز طریقے سے نہیں ملا ہے. اس کو حاصل کرنے کے لیے ناجائز طریقے استعمال کرتا ہے. اس لیے قرآن کریم میں اس کی ممانعت کی گئی کہ جو لوگ تم سے کسی حیثیت سے بڑھے ہوئے ہیں ان کو دیکھ کر بے چین نہ ہو جایا کرو. تمھیں چاہیے کہ تم بادل کی طرح رہو جو پھولوں پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی برستا ہے !

نیکی کرو

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ

(النسآء : ٣٦)

ترجمہ

(نیک سلوک کرو) اجنبی ہمسائے سے،
قریب بیٹھے ہوئے ساتھی اور مسافر سے

تشریح

دُنیا کا سب سے اچھا سُوال نیکی کا راستہ معلوم کرنا ہے۔ نیکی کا ایک راستہ یہ ہے کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اپنے ہمسایے کو آرام پہنچاؤ۔ مسافروں کے لیے آسایش کا بندوبست کرو۔ تین چیزیں انسان کو نیکی سے دُور کر دیتی ہیں: حرص، حسد اور غرور۔ اِن سے ہمیشہ بچتے رہو۔ ہمیشہ اچھائیاں کرتے رہو۔ درس گاہ ہو یا کھیل کا میدان اپنے ساتھیوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

بخل ۔ بخیل

اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ
مَآ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ط

النسآء ۳۷

ترجمہ

جو بخل یا کنجوسی کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی
بخیلی یا کنجوسی کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور جو کچھ
اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے۔ اسے وہ
چھپاتے ہیں، بُرے لوگ ہیں۔

تشریح

بعض لوگ دولت لوٹتے ہیں، کماتے ہیں مگر خرچ کی توفیق سے محروم رہتے ہیں۔ نہ اپنے پر خرچ کرتے ہیں نہ آل اولاد پر۔ یہ بخیل ہیں اور ایک بخیلی اور کنجوسی یہ ہے کہ دولت مند اپنی دولتوں کو تجوریوں اور بنکوں میں چھپائے مگر نیک کاموں پر اُسے خرچ نہ کرے۔ یہ بدترین بخیلی ہے۔ وہ گمراہ ہے اور نہیں جانتا کہ جو دولت اس کی ضرورت سے زیادہ ہے وہ غریب کا حق ہے۔ دولت جمع کرنا سراسر لالچ ہے، ایک خواہشِ بد ہے۔ لالچ اور خواہش دو ایسے ستون ہیں جن میں دل کا جھولا پڑا ہے وہ دُنیا کی زندگی بغیر رُکے اس میں جھول رہے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے کہ بے پناہ دولت رکھنے والے خوش رہتے ہیں۔

گناہ اپنا، سر دوسرے کا

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۟

(النسآء : ۱۱۲)

ترجمہ

جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے اس کا الزام کسی بے گناہ کے سر پر تھوپ دیا، اس نے تو بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا

تشریح

اگر گناہ سرزد ہو جائے تو ایمان اور حیا کا تقاضا یہ ہے کہ توبہ کی جائے، اللہ کے حضور عاجزی سے اپنے گناہ پر ندامت کے ساتھ معافی کی درخواست کی جائے اپنی اصلاح کی کوشش کی جائے۔

یہ سب سے بڑا اخلاقی جرم ہے کہ خود اعتراف اور احساس نہ کر کے اپنا گناہ کسی اور کے سر تھوپ دیا جائے۔ یہ ڈھٹائی اور بے شرمی کی بات ہے اور بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔

بُرے خیالات

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰىٓ

(النساء : ۱۳۵)

ترجمہ

تم خواہشِ نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔

تشریح

یہاں دل کی خواہش سے مراد بُرا خیال ہے۔ یعنی کسی کو نقصان پہنچانا، یا کوئی ایسی بات سوچنا جس میں اللہ اور رسول کی نافرمانی ہو۔

ایسی خواہش اور ایسے خیال سے توبہ کرنی چاہیے اور ہر معاملے میں انصاف سے کام لینا چاہیے۔

مظلوم کا حق

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ
اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ

(النساء : ۱۴۸)

ترجمہ

اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر
زبان کھولے، اِلّا یہ کہ کسی پر ظُلم کیا گیا ہو

تشریح

کسی مظلوم کو یہ حق تو ضرور پہنچتا ہے کہ وہ ظالم کے خلاف آواز اُٹھائے، اور اس کی بُرائیاں بیان کرے، لیکن اصولی طور پر بدگوئی کی ممانعت ہے اور علانیہ کسی کی مذمّت کے لیے زبان کھولنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ انسان اپنی زبان کے پیچھے چُھپا ہُوا ہے۔ اچھا ہے کہ زبان کو شکایت اور بدگوئی کے لیے بند کردو تاکہ خوشی کی زندگی مل سکے۔

تعاون۔ مدد

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ

(المائدۃ : ۲)

ترجمہ

نیکی اور پرہیزگاری میں آپس میں
ایک دوسرے کی مدد کرو۔

تشریح

اس مدد کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ ہم خود بھی اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہ پر چلیں اور کسی نیک کام میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالیں، اگر کوئی اچھے کام کرتا ہے تو ہمیں بھی اس میں شریک ہو جانا چاہیے۔ دوستی نیکی پر استوار ہونی چاہیے اور اتحاد پرہیزگاری کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ نیکی کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

انصاف

يَا اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰامِيۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ
بِالۡقِسۡطِ ۡ

(المائدہ : ۸)

ترجمہ

اے ایمان والو ! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے
والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو!

تشریح

کبھی لگی لپٹی بات نہ کرو۔ سچائی سے پہلو بچانے کی کوشش
نہ کرو۔ ہمیشہ حق و انصاف کی بات کرو۔ جرأت کے ساتھ سچ بولو۔

تمہاری حد

لَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ۝

(المائدہ : ۸۷)

ترجمہ

حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ کو زیادتی کرنے والے پسند نہیں ہیں۔

تشریح

اللہ تعالیٰ نے ہر کام کی کچھ حدود مقرر کی ہیں، کھانا، پینا، اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، بات چیت، سلوک برتاؤ، ہر چیز کی حدود ہیں۔ ان کا لحاظ رکھنا چاہیے، حد سے تجاور کرنے ہی کا نام ظلم ہے اور ظلم بہت بڑا گناہ ہے۔

لباس کیسا

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ
سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ؕ

الاعراف ۲۶

ترجمہ

اے اولادِ آدم! ہم نے تمھیں لباس عطا کیا ہے
کہ تمھارے جسم کو ڈھانکے اور تمھارے لیے
حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو۔

ترجمہ

کہا جاتا ہے کہ شخصی وجاہت اور خوب صورت لباس کوئی چیز نہیں، اصل چیز وہ گفتگو ہے جو انسان اپنی زبان سے ادا کرتا ہے۔ ہے تو یہ بات صحیح۔ پھر بھی انسان کو اپنے جسم کو ڈھانکنا چاہیے۔ لباس ایسا پہننا چاہیے کہ جو جسم کے ان حصّوں کی پردہ پوشی کرے جو قابلِ شرم ہیں۔ پھر لباس کو اپنی تہذیب و ثقافت کا آئینہ دار ہونا چاہیے۔ لباس جسم کو سردی گرمی سے بچانے والا ہو اور پہنے تو انسان اچھا لگے۔

مُسلمان کی دُعا

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ۝

(الاعراف : ۱۲۶)

ترجمہ

اے پروردگار! ہمارے دل میں صبر ڈال دے
اور جب ہم پر موت آئے تو ہم مسلمان ہوں

تشریح

صرف کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں ہے، بلکہ یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ہم ایمان وعمل کی جانچ میں پورے اُتریں، اور مرتے دم تک مسلمان رہیں۔ یہ آسان نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیشہ دعا کرنی چاہیے اور اپنے اخلاق وعمل کو سنوارنے کی مسلسل کوشش کرنی چاہیے نیز ہر طرح کی آزمایش میں ثابت قدم رہنا چاہیے۔

اچھوں کا حامی اللہ!

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○

(الاعراف : ۱۹۶)

ترجمہ

اور اللہ نیک آدمیوں کی حمایت کرتا ہے۔

تشریح

صالح کے معنی نیک۔ صالحین صالح کی جمع۔ نیک لوگ۔ ایسے لوگ ہمیشہ بے ضرر ہوتے ہیں اور تعمیری انداز سے سوچتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں جو نونہال اور نوجوان اور جو انسان نیک کام کرتے ہیں، اچھے راستے پر چلتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کا مددگار ہوتا ہے۔

ہمیشہ نیکی کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور حمایت حاصل کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نیکوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو دوست رکھتا ہے۔

بُری صحبت

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ○

(الاعراف : ۱۹۹)

ترجمہ

اور جاہلوں سے الگ رہو۔

تشریح

صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے، اچھے لوگوں کی صحبت سے انسان اچھی باتیں سیکھتا ہے، اس کا عِلم بڑھتا ہے، شایستگی پیدا ہوتی ہے۔

بُروں کی صحبت سے نہ چاہتے ہوئے بھی انسان کے اندر خرابی اور بُرائی پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کو نہ پہچاننے والوں کی صحبت تمھیں بھی غافل بنا دے گی، اس لیے ان سے دُور رہنے کی تاکید کی جا رہی ہے۔ اور فرمایا جا رہا ہے کہ جاہلوں سے الگ رہو۔

غرور

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بَطَرًا
وَّرِئَآءَ النَّاسِ

(انفال : ۴۷)

ترجمہ

ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو اپنے گھروں سے
اتراتے اور لوگوں کو دکھاتے نکلے

تشریح

اِترانا، اکڑنا اور غرور کرنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔ خود نمائی بُری چیز ہے، اُس سے انسان ذلیل ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھتا ہے، وہی سب سے بُرا ہوتا ہے، لوگ بھی اسے احمق سمجھتے ہیں!

تکبّر سے دُور رہو کہ اوّلین گناہ جو اللہ کے سامنے کیا گیا وہ تکبّر ہی تھا!

خیانت بُرائی ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ۝

(الانفال : ۵۸)

ترجمہ

یقیناً اللہ خائنوں کو پسند نہیں کرتا۔

تشریح

خائن وہ انسان ہے جو امانت میں خیانت کرے۔ دھوکا دے، بے ایمان ہو۔ خائنین، خائن کی جمع ہے۔ خائن ہمیشہ ذلت کی زندگی گزارتا ہے۔

ہمارے ذمے دوسروں کے جو حقوق ہیں ان کو دیانت اور سچائی کے ساتھ ادا نہ کرنا خیانت ہے۔ دوسروں کی امانت مثلاً مال و دولت، راز کی بات وغیرہ کی حفاظت نہ کرنا خیانت ہے۔ یاد رکھیں کہ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت اچھی ہے!

بُرائی کے جواب میں اچھائی

وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ ۔

(الرعد : ۲۲)

ترجمہ

اور بد سلوکی کو حُسنِ سلوک سے ٹالتے رہتے ہیں۔

تشریح

اچھے مسلمانوں کا یعنی اچھے انسانوں کا ایک اخلاقی وصف یہ ہے کہ وہ کبھی بُرائی کے عوض بُرائی نہیں کرتے، بلکہ بُرائی کے جواب میں اچھائی کرتے ہیں۔ بُرائی کو مٹانے کا اور دُشمن کو دوست بنانے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ وہ بُرائی کرے تو تم اس کے ساتھ اچھائی کرو۔ غور کرنے کی ایک بات یہ بھی ہے کہ اگر بُرائی کے بدلے میں بُرائی کی جائے گی تو پھر بُرائی کرنے والے میں اور تم میں کیا فرق رہا! بُرائی کے جواب میں بُرائی کرنے سے بُرائی مِٹنے کے بجائے اور بڑھ جائے گی۔ اچھا انسان وہ ہے جس سے اُس کے دُشمن بھی بے خوف ہوں۔ وہ آدمی کیا جس سے اُس کے دوست بھی ڈریں!

مایوسی

فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ○

(الحجر : ٥٥)

ترجمہ

مایوس ہونے والوں میں سے نہ ہو

تشریح

اگر کسی مقصد میں ناکامی ہو جائے تو مایوس نہیں ہونا چاہیے، اور ہمت ہار کر بیٹھ نہیں جانا چاہیے بلکہ مسلسل کوشش اور محنت جاری رکھنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے ناامید ہونے والوں کو پسند نہیں فرماتا، اور ہمیں ہدایت فرماتا ہے کہ ہم مایوسی سے بچیں۔

یہ منع ہے

وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ

(النحل : ۹۰)

ترجمہ

اور اللہ منع کرتا ہے ، بے حیائی ،
بُری بات اور ظلم سے ۔

تشریح

اللہ تعالٰی نے بہت سی باتوں سے منع کیا ہے ۔ اِن میں بے حیائی ، ناپسندیدہ بات اور ظلم و زیادتی بھی ہے ۔ یہ ایسی بُرائیاں ہیں کہ جب کسی میں پیدا ہو جاتی ہیں تو اس کے عمل و کردار کی پوری دُنیا تباہ ہو جاتی ہے ، اس لیے ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے ۔

فضول خرچی

لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا

(الاسراء : ۲۶)

ترجمہ

فضول خرچی نہ کیا کرو

تشریح

ضرورت سے زیادہ پیسے خرچ کرنے کو فضول خرچی کہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ناپسندیدہ بات ہے۔

پیسے ہاتھ میں ہوں تو احتیاط سے خرچ کرو، اللے تللے اُڑانا نعمت کی ناقدری ہے۔ لوگ بھی فضول خرچی کرنے والوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔

عِلم کی بات

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۝

(الاسراء : ۳۶)

ترجمہ

کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمھیں
عِلم نہ ہو

تشریح

اس آیت میں اس بات کی تاکید کی جا رہی ہے کہ وہم و گمان کے بجائے علم کی پیروی کرو اور علم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، جو ہر خطا سے پاک ہے، اسی کی پیروی میں نجات ہے۔

جو انسان اپنے حواس پر حکومت کر سکتے ہیں وہ اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر انسانی عظمت پر فائز ہو سکتے ہیں۔

ناپ تول

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ط

(الاسراء : ۳۵)

ترجمہ

پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو

تشریح

جو لوگ یہ نکتہ سمجھ لیتے ہیں کہ دولت کی لذتیں فانی اور عارضی ہیں وہ دیانت و امانت کی منزل کو چُھو لیتے ہیں۔ مگر وہ کہ جو حسد اور حرص میں مبتلا ہو جاتے ہیں اُن کو ناپ تول میں دیانت کا احترام نہیں رہتا۔

لین دین میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ معاملہ کھرا ہو، صحیح ترازو سے وزن کر کے چیز دو، اگر پیمانے سے کوئی چیز دینی ہو، تو عہد کے مطابق بھر کر دو، لین دین میں دھوکا بہت بڑا گناہ ہے، اس سے بچو، اس سے قومیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

کام یابی

وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝

(الکهف : ۱۰)

ترجمہ

اور سامان مہیّا کر ہمارے لیے کام یابی کا

تشریح

جب کسی مقصد میں انسان کی کام یابی اللہ کو منظور ہوتی ہے تو وہ اس کا سامان بھی مہیا فرما دیتا ہے۔

دُنیا میں ہر چیز اسباب کی پابند ہوتی ہے، مگر اسباب کا پیدا کرنے والا بھی اللہ ہی ہے، اس لیے ہم کو اپنی کام یابی کے لیے اس طرح دُعا کرنی چاہیے کہ یا اللہ! تو ہماری کام یابی کے اسباب بھی پیدا فرما دے، یعنی ہم میں ہمّت اور کوشش لگن اور محنت کا جذبہ پیدا کر دے۔

نیکی

اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ج

(الکہف ۳۰)

ترجمہ

یقیناً ہم نکوکار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے

تشریح

اگر اللہ، رسول پر ایمان ہے، اور نیّت اچھی ہے تو معمولی سے معمولی نیکی بھی رائگاں نہیں جائے گی، اللہ تعالیٰ اس کا اجر ضرور عطا فرمائے گا، کسی نیکی کو کبھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔

سچّا راستہ

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی

(طٰہٰ : ۱۲۳)

ترجمہ

جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا
وہ نہ بھٹکے گا، نہ بدبختی میں مبتلا ہو گا۔

تشریح

سیدھی راہ اور منزل تک پہنچانے والی راہ وہی ہے جس کی ہدایت قرآن نے کی ہے۔ جو اس کی ہدایت پر عمل کرے گا وہ کام یاب ہو گا، دین و دُنیا میں سُرخ رو ہو گا، اس کو بدنصیبی اور محرومی سے کبھی سابقہ نہیں پڑے گا۔

اچھّے بُرے دِن

وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ

(الانبیاء : ۳۵)

ترجمہ

ہم اچھے اور بُرے حالات میں ڈال کر
تم سب کی آزمایش کر رہے ہیں۔

تشریح

اللہ تعالیٰ ہمیں آرام و راحت عطا کر کے یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ ہم اس کا کتنا شکر ادا کرتے ہیں اور ہم لوگوں کے حقوق کس قدر ادا کرتے ہیں۔ اور تکلیف و مصیبت میں مبتلا کر کے اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ ہم کتنا صبر کرتے ہیں اور ہم اپنی بندگی کے دعوے میں کتنے سچّے ہیں۔ ہمارا امتحان صرف بُرے حالات میں نہیں بلکہ اچھے حالات میں بھی ہوتا ہے۔

سنجیدہ لوگ

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ○

(المؤمنون : ۳)

ترجمہ

اور جو لغو باتوں سے دُور رہنے والے ہیں

تشریح

زندگی بہت قیمتی ہے، اسے لغو باتوں میں فضول کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ سنجیدہ وہی لوگ کہے جاتے ہیں جو بات بھی سوچ سمجھ کر کرتے ہوں اور کوئی لغو کام بھی نہ کرتے ہوں۔ نیز زندگی کا ہر لمحہ مفید اور اچھے مقصد کے حاصل کرنے کی فکر میں گزارتے ہوں۔ اگر ان کا گزر ایسی جگہ سے ہوتا ہے جہاں لغو باتیں ہوتی ہیں تو وہ شرافت کے ساتھ وہاں سے گزر جاتے ہیں۔ اور لغو باتوں سے اپنا دامن بچا لیتے ہیں۔

شیطان سے پناہ

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝
وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

المومنون : ۹۷ : ۹۸

ترجمہ

اور دعا کرو : پروردگار میں شیاطین کی اُکساہٹوں
سے تیری پناہ مانگتا ہوں ، بلکہ اے میرے رب میں تو
اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں ۔

تشریح

شیطان کی اُکساہٹ اور شیطان کا اثر یہ ہوتا ہے آدمی گالی کا جواب گالی سے ، بے انصافی اور حق تلفی کا جواب زیادتی سے دینے پر آمادہ ہوجاتا ہے ۔ شیطان کے اس شر سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور ایسی باتیں جب سرزد ہونے لگیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ شیطان کا حربہ کامیاب ہو رہا ہے ۔

جھوٹ کے گواہ نہ بنو

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ

(الفرقان : ۷۲)

ترجمہ

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو جھوٹ
کے گواہ نہیں بنتے۔

تشریح

اگر چڑیاں متحد ہو جائیں تو شیر کی کھال کھینچ سکتی ہیں۔ اگر سچائیاں متحد ہو جائیں تو جھوٹ قطعی مٹ سکتا ہے۔ جھوٹ بُرائی ہے۔ سچ حسن ہے۔ ہمیشہ سچ بولنا چاہیئے اور جھوٹ کو مٹانا چاہیئے۔ انسان کی تمام خوبیوں کا مرکز زبان ہے جو سچ بولے۔ جھوٹے اور جھوٹ کی حمایت کرنا بد اخلاقی ہے۔ اخلاق کی پستی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اچھے بندے سچ بولتے ہیں اور جھوٹ کو مٹاتے ہیں۔

سلامتی کی راہ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ

(القصص : ۵۵)

ترجمہ

تم کو سلام ہے، ہم جاہلوں کا سا طریقہ اختیار نہیں کر سکتے.

تشریح

فضول اور بیہودہ باتیں کرنا جاہلوں کا طریقہ ہے اور سنجیدگی وشائستگی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے جاہلوں سے واسطہ پڑ جائے تو ان کا جواب نہ دیا جائے بلکہ ان سے یہ کہہ کر معذرت کر لی جائے کہ تم کو سلام ہے، ہم تمہاری طرح بیہودہ باتیں نہیں کر سکتے۔

اعمال کی خبر

ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ٥

(لقمان : ١٥)

ترجمہ

پھر تم سب لوگوں کو پلٹنا میری ہی طرف ہے۔
پھر میں تمھیں بتا دوں گا کہ تم کیسے کام کرتے
رہے ہو۔

تشریح

قیامت کے دن ہر آدمی کو اس کے اعمال کا حال معلوم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر عمل اور ہر بات کا حساب لے گا۔ دُنیا والوں کی نگاہ سے ہماری بات پوشیدہ رہ سکتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں چھپ سکتی۔ قیامت کے دن سارے بندوں کو وہ تفصیل سے بتا دے گا کہ وہ دُنیا میں کیا کیا کرتے رہے ہیں۔

نیکی ۔ برائی

وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(لقمان : ۱۷)

ترجمہ

نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو

تشریح

ہر آدمی کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ خود بھی بُری باتوں سے بچے اور دوسروں کو بھی بچائے۔ یہی ہماری سماجی ذمہ داری ہے۔

اگر بُری باتوں سے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ ہو تو سارا معاشرہ تباہ ہو جائے گا۔ اس لیے ہماری ذمے داری ہے کہ ہم بُرائیوں کو روکیں نیک بنیں اور نیکی کو پھیلائیں۔

چال ڈھال

وَاقْصِدْ فِی مَشْیِکَ

(لقمان : ۱۹)

ترجمہ

اور اپنی چال درمیانی رکھو

تشریح

اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے پھرنے اور بات چیت کرنے میں درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیے، یعنی چلنا ہو تو اس طرح چلنا چاہیے کہ رفتار نہ اتنی تیز ہو کہ دوڑنے، بھاگنے کا گمان ہو، نہ اتنی سُست کہ آدمی مریض، یا لاپروا معلوم ہو۔ قدم شائستگی کے ساتھ اُٹھانا چاہیے اور سنجیدگی کے ساتھ اُٹھانا چاہیے اور سنجیدگی کے ساتھ چلنا چاہیے، نہ زیادہ تیز نہ بالکل سُست۔

آواز

وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِكَ ؕ

(لقمان : ۱۹)

ترجمہ

اور اپنی آواز کو پست رکھو

تشریح

شایستگی کا تقاضا یہ ہے کہ گفت گو میں اپنے لہجے اور آواز کا خیال رکھا جائے۔ آواز نہ اتنی دھیمی ہو کہ کوئی سُن نہ سکے، نہ اس قدر بلند ہو کہ سُننے والوں کو گراں گزرے۔ چیخنا، چلّانا، زور زور سے بات کرنا تہذیب کے خلاف ہے۔

پیروی

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

(الاحزاب: ۳۲)

ترجمہ

درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول
میں بہترین نمونہ ہے

تشریح

پھر ہمیں وہی کام کرنا چاہیے جو اللہ کے رسول نے کیا ہے۔ ہمیں کسی اور کی پیروی کرنے کی بجائے اللہ کے رسول کی سُنتوں کی پیروی کرنی چاہیے۔ یہی نیکی ہے، یہی اچھائی ہے اور یہی اچھائی کا سب سے بڑا معیار ہے۔

آخری نبیؐ

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط

(الاحزاب : ۴۰)

ترجمہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں.

تشریح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوّت اور رسالت ختم ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ آپؐ اللہ کے آخری نبی اور آخری رسولؐ ہیں یہ ہم تمام مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے. جس کا عقیدہ نہیں ہے، وہ مسلمان نہیں ہے۔ صاف، سیدھی اور دوٹوک بات یہی ہے.

نفع و نقصان

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ط

(حٰمٓ السجدۃ : ۴۶)

ترجمہ

جو نیکی کرتا ہے اپنے لیے کرتا ہے، اور جو بُرائی کرتا ہے، اس کا
وبال اُسی پر ہے

تشریح

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اچھائی اور نیکی کا جو حکم دیا ہے اس میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ اگر ہم اچھے بنیں گے تو عزت اور کامرانی ہمیں حاصل ہوگی۔

اسی طرح اگر ہمارے اخلاق بُرے ہوں گے اور ہمارے اعمال اچھے نہیں ہوں گے تو ان کا خمیازہ بھی ہمیں بھگتنا ہوگا۔

بوجھ

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

(فاطر : ۱۸)

ترجمہ

اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے
کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔

تشریح

قیامت میں ذمّے داری اپنے اپنے اعمال کی ہوگی۔ ہر شخص اللہ کے حضور اپنے کیے ہوئے کاموں کا جواب دہ ہوگا۔

صحیح راستہ اختیار کرنا اور گناہ و نافرمانی سے بچنا انفرادی ذمّے داری ہے۔ ہمیں اپنی ذمّے داری پوری کرنی چاہیے اس لیے کہ قیامت میں ہمارے گناہوں کا بوجھ دوسرا نہیں اُٹھائے گا۔

زندہ اور مُردہ

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۝

(فاطر : ۲۲)

ترجمہ

اور نہ زندے اور مُردے مساوی ہیں.

تشریح

یہاں زندہ ان لوگوں کو کہاں گیا ہے کہ جو علم اور عقل کے تقاضے پورے کرتے ہیں۔ بھلائی اور بُرائی میں تمیز کرتے ہیں۔

جو لوگ بے حس ہو چکے ہیں اور اچھی اور بُری راہ میں فرق نہیں کرتے، کسی نصیحت کو قبول نہیں کرتے وہ مُردہ ہیں۔

زندہ وہ اہلِ بصیرت ہیں کہ جن کے لیے ہر ایک نگاہ میں عزت اور ہر تجربے میں نصیحت ہے۔

زندہ وہ ہیں کہ جو اس خوشی سے دُور رہتے ہیں کہ جو کل غم کا کانٹا بن کر دُکھ دے۔

قناعت

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

(الشوریٰ : ۳۸)

ترجمہ

ہم نے جو کچھ بھی رزق انھیں دیا ہے اس
میں سے خرچ کرتے ہیں

تشریح

ایک مسلمان کا اخلاق ایسا ہونا چاہیے کہ اللہ نے جو رزقِ حلال اسے دیا ہے وہ اسی میں سے خرچ کرتا ہے۔ اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے حرام مال پر کبھی ہاتھ نہیں مارتے۔ چوری، جعلسازی اور رشوت کے پیسوں کو حرام سمجھے۔

اس اخلاقی اچھائی کی وجہ سے اس کی زندگی بڑی سادگی اور سکون کے ساتھ بسر ہوگی جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ کبھی مفلس نہیں ہوتا۔ یہ تخصیص فراموش نہ کرو کہ افلاس ہمیشہ جھونپڑوں میں رہا ہے لیکن اس کے دیانت دار ہاتھوں نے تہذیب و تمدن کے محل تعمیر کیے ہیں۔

ملامت

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ

(الشوریٰ : ۴۲)

ترجمہ

ملامت کے مستحق تو وہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں۔

تشریح

کسی پر ظلم کرنا، اس کی حق تلفی کرنا، یا اس کو طاقت کے بل پر دبانا، گناہ ہے۔ جو لوگ یہ گناہ کرتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک ملامت کے مستحق ہیں، اس گناہ سے بچنا چاہیے۔

پانی پر چلنا تنکوں اور پتوں کا کام ہے، ہوا میں اُڑنا مکھی مچھر کا کام ہے۔ آدمی کا کام یہ ہے کہ وہ لوگوں کی دل جوئی کرے اور انسانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

صبر کرو۔ معاف کرو!

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ
لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

(الشوریٰ : ۴۳)

ترجمہ

اور جس نے صبر کیا اور معاف کیا،
بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

تشریح

انسان کو دریا کی طرح سخی، سورج کی طرح شفیق اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہیئے۔ بے شک ایسے ہی انسان ہر آزمایش میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ ایسے ہی انسان بڑی خوش دلی کے ساتھ دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں اور خود صبر کر لیتے ہیں۔ یقیناً یہ حوصلے کی بات ہے اور عالی ہمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے انسانوں کی تعریف فرمائی ہے۔ صبر کر لینا اور معاف کر دینا اخلاق کی بلندی ہے اور ایمان کی روشنی ہے۔ یاد رکھیں مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔

اللہ ساتھ ہے

وَاللّٰہُ مَعَکُمْ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ
(محمدؐ : ۳۵)

ترجمہ

اللہ تمہارے ساتھ ہے، اور تمہارے
اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

تشریح

اس کا یقین رکھنا چاہیے کہ ہر اچھے کام کی جزا اللہ تعالیٰ کے ہاں ضرور ملے گی۔ وہ نکوکاروں کو کبھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ حق و باطل کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے سچے بندوں کے ساتھ ہوتا ہے اور جن کے ساتھ وہ ہوتا ہے، اس کا کوئی شخص کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

برکتِ ایمان

وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ

(الحجرات : ۷)

ترجمہ

اور کفر، گناہ اور نافرمانی سے تم کو (اللہ نے)
متنفر کر دیا

تشریح

ایمان کی برکتیں بے شمار ہیں، لیکن ایک خاص برکت یہ ہے کہ ایمان والے کو گناہ اور نافرمانی سے نفرت ہو جاتی ہے اور اسی نفرت کی وجہ سے وہ کسی بُرائی اور گناہ کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ بھول چوک کی بات اور ہے، شرک اور کبیرہ گناہوں سے بچ جاتا ہے اور یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ انسان کو سورج کی روشنی میں کائنات کے بلند و پست نظر آتے ہیں اور علم کی روشنی میں وہ زندگی کے بلند اور پست دیکھ لیتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔

ظالم ۔ گنہ گار

مَن لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

(الحجرات : ۱۱)

ترجمہ

جو باز نہ آئیں وہی اللہ کے نزدیک ظالم ہیں

تشریح

کوشش یہی ہونی چاہیے کہ ہم گناہ اور نافرمانی سے بچیں۔ پھر بھی اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کرنی چاہیے اور یہ عزم کر لینا چاہیے کہ ہم اپنا دامن گناہ سے بچائیں گے اور اس سے باز رہیں گے۔

جس نے توبہ نہیں کی اور گناہ سے باز نہیں آیا مسلسل نافرمانی کرتا رہا وہ اللہ کی نظروں میں ظالم ہے اور گنہ گار۔

بدگمانی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ
الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ
(الحجرات : ۱۲)

ترجمہ

اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو،
کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

تشریح

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ دوسروں کے بارے میں رائے قائم کرنے میں ہمیشہ بدگمانی ہی سے ابتدا کرتے ہیں۔ یہ بات گناہ کی ہے، اس سے بچنا چاہیے۔

صرف ظاہر کو دیکھ کر رائے قائم نہیں کرنی چاہیے۔ عمل و اخلاق کی کھلی ہوئی برائی جب تک سامنے نہ آئے، لوگوں سے بدگمانی بے جا ہے اور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

ہمارا خالق

اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ

(الحجرات : ۱۳)

ترجمہ

ہم نے تم کو پیدا کیا ۔

تشریح

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے اور ہم اس کی مخلوق ۔ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں زندگی کی نعمت عطا کی ۔ ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے ۔ اس کی بندگی کرنی چاہیے ۔ خالق و مخلوق میں بندگی کا رشتہ ہوتا ہے ۔ جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اس کے آگے سر جُھکانا ضروری ہے ۔

نگرانی

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ۔

(قٓ : ١٨)

ترجمہ

کوئی لفظ آدمی کی زبان سے نہیں نکلتا جسے
محفوظ کرنے کے لیے ایک ہمیشہ حاضر رہنے والا
نگران موجود نہ ہو.

تشریح

اللہ تعالیٰ کو ہماری ساری باتوں کی خبر ہے، اس نے دو فرشتے بھی
مقرر کر دیے ہیں جو ہماری ہر بات لکھتے رہتے ہیں، اس طرح ہمارا
نامۂ اعمال تیار ہوتا رہتا ہے.

ہم بے خیالی میں بہت کچھ بول جاتے ہیں، بغیر ارادے کے غیبت،
چغلی اور بہت سی وہ باتیں کر جاتے ہیں جن سے اللہ نے منع کیا ہے.
ہمیں سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے کیوں کہ فرشتے لکھ لیتے ہیں.

عزّت کا معیار

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ۵
فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ؕ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ
رِزْقَهٗ ۙ۵ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ۚ

(الفجر : ۱۵ تا ۱۶)

ترجمہ

مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رَب جب اس کو آزمایش میں ڈالتا ہے اور اسے عزّت ونعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رَب نے مجھے عزّت دار بنا دیا، اور جب اس کو آزمایش میں ڈالتا ہے، اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو ذلیل کر دیا۔

تشریح

یہ واضح رہے کہ نہ مادی خوش حالی اترانے کی چیز ہے نہ بدحالی بدنصیبی کی دلیل ہے، یہ دونوں چیزیں آدمی کے ظرف اور اخلاق کے امتحان کے لیے ہیں۔ عزّت کا معیار خوش اخلاقی، یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بہتر سلوک ہے، اور ذلّت کی بات بداخلاقی اور معاشرے کے کم زور لوگوں پر ظلم ہے۔

مقصدِ زندگی

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

(الملك : ۲)

ترجمہ

تاکہ تمھیں آزمائے کہ عمل میں کون بہتر ہے۔

تشریح

جب زندگی کا مقصد ہمارے عمل کا امتحان ہے، تو ہمیں کامیابی اسی وقت نصیب ہوگی جب ہمارے کام اچھے ہوں گے۔ اگر ہمارے کام اچھے نہ ہوں تو سمجھ لینا چاہیے کہ ہم زندگی کا مقصد پورا نہیں کر رہے ہیں اور ناکامی کی طرف جا رہے ہیں۔

دین اور سودے بازی

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ
فَيُدْهِنُوْنَ ۝

(القلم: ۸-۹)

ترجمہ

جھٹلانے والوں کے دباؤ میں ہرگز نہ آؤ۔
وہ چاہتے ہیں کہ کچھ تم ڈھیل دو، تو وہ بھی
ڈھیل دیں۔

تشریح

جو لوگ دین کے مخالف ہیں وہ اکثر یہ تقاضا کریں گے کہ کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر تم اپنے بعض دینی اصول کو چھوڑ دو تو وہ بھی تمھاری مخالفت کم کر دیں گے۔ وہ بڑی خوب صورتی سے یہ کہیں گے کہ تم اپنے اندر کچھ لچک پیدا کرو۔ یہ تم کو اللہ اور رسول سے برگشتہ کرنے کی کوشش ہے۔ تمھیں اس کا مقابلہ کرنا ہے اور یہ فیصلہ سُنانا ہے کہ تم اپنے دینی عقیدے میں کسی قسم کی لچک نہیں پیدا کرو گے اور اس پر سختی سے قائم رہو گے جس کی ہدایت اللہ، رسول نے کی ہے

بُرا کون؟

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍۭ
بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيمٍ ۝

(القلم ۱۰ : ۱۲)

ترجمہ

ہرگز نہ چلو کسی ایسے شخص کے پیچھے جو بہت قسمیں کھانے
والا، بے وقعت آدمی ہے طعنے دیتا ہے، چغلیاں
کھاتا پھرتا ہے، بھلائی سے روکتا ہے، ظلم و زیادتی
میں حد سے گزر جانے والا ہے، سخت بد اعمال ہے۔

تشریح

اگر کوئی تمھیں نیک راہ پر چلنے سے روکے اور دباؤ دے کر تمھیں غلط راہ پر لگانا چاہے تو اس کا دباؤ ہرگز قبول نہ کرو اس کے اخلاق کا جائزہ لے لو، تمھیں اندازہ ہو جائے گا کہ وہ ایسا آدمی نہیں ہے جس سے کوئی سچا اور اچھا آدمی ڈرے، کیوں کہ اس کی اخلاقی بُرائیاں خود شہادت دے رہی ہیں کہ وہ بدترین انسان ہے۔

فطری کمزوری

اِنَّ الْاِنسانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا ۔

(المعارج : ۱۹)

ترجمہ

انسان تھڑولا پیدا کیا گیا ہے ،

تشریح

انسان کی یہ فطری کمزوری ہے کہ جب مصیبت آتی ہے تو فوراً گھبرا اُٹھتا ہے۔

ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ کسی مصیبت پر گھبرانے کے بجائے اس پر صبر کرنا چاہیے اور اللہ سے دعا کرنی چاہیے، وہ اپنا فضل فرمائے گا۔

کوشش اور بلند ہمّتی کامیابی کا دوسرا نام ہے۔

گواہی ۔ سچّائی

وَالَّذِیۡنَ هُمۡ بِشَهٰدٰتِهِمۡ قَآئِمُوۡنَ ۔

(المعارج : ٣٣)

ترجمہ

سچے مومن وہ ہوتے ہیں جو اپنی گواہیوں پر
راست بازی سے قائم رہتے ہیں

تشریح

مطلب یہ ہے کہ اپنی شہادت اور گواہی میں سچّائی پر قائم رہنے والے اللہ کے پسندیدہ ہوتے ہیں۔

گواہی میں سچائی کا خیال رکھنا، یعنی اس کو جھوٹ کی ملاوٹ سے بچانا، اور پھر رشوت، ہارس ٹریڈنگ، لالچ، دھونس، دھمکی کے باوجود گواہی میں سچّائی پر قائم رہنا انسان کی بہت بڑی خوبی یہ ایمان اور اخلاق کا جلی عنوان ہے۔

صفائی۔ پاکی

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○

(المدثر : ۴)

ترجمہ

اور اپنے کپڑے پاک رکھیے،

تشریح

جسم کے ساتھ کپڑے بھی پاک و صاف رکھنا چاہیے۔ صاف ستھرے کپڑے پہننا، ہر طرح کے میل کچیل سے جسم کو پاک رکھنا، نجاست سے بچنا، صحت اور تن درستی کے لیے بھی ضروری ہے اور عبادت کے لیے بھی۔ سچی بندگی یہ ہے کہ انسان کا ظاہر و باطن دونوں صاف ہو، ہمیں اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہمارا لباس بھی صاف ستھرا ہو، اور ہمارا عمل بھی اچھا ہو۔

میل کچیل

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○

(المدثر : ۵)

ترجمہ

اور میل کچیل (گندگی) سے دور رہو

تشریح

میل کچیل اور گندگی، ظاہر کی ہو، یا باطن کی اخلاق و عمل کی ہو یا جسم و لباس کی، بہرحال ناپسندیدہ ہے اور انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ گندگی سے بچے۔

ایک گندگی جسم کی ہے اسے غسل کر کے دُور کرنا چاہیے۔ لباس کو صاف ستھرا ہونا چاہیے اور ایک گندگی دل کی ہے۔ جس دل میں کدورت ہوتی ہے، وہ بیمار ہوتا ہے۔ اپنے دل کو صاف پاک رکھو تاکہ تم کو خوشی میسّر آئے۔

نیک کام

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ

(المزمّل : ۱۰)

ترجمہ

اور جو باتیں لوگ بنا رہے ہیں
ان پر صبر کرو۔

تشریح

سیدھی راہ پر چلتے رہو، نیک کام کیے جاؤ اچھائیاں کرتے رہو کسی کی مخالفت کی پروا نہ کرو۔ ضروری نہیں ہے کہ سب لوگ تعریف کریں۔ تمھاری اپنی نیّت ٹھیک ہونی چاہیے اور کام نیک ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اچھے کام کا صلہ ضرور دے گا۔

انسان کو گلاب کے پھول کی مانند ہونا چاہیے جو ان ہاتھوں کو بھی خوش بُو میں بسا دیتا ہے جو اسے کچل ڈالتے ہیں۔

مسکینوں کی بھوک مٹانے کے لیے کچھ کرنا نیکی ہے

وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۔

(الماعون : ۳)

ترجمہ

اور بُرا ہے وہ جو مسکین کو کھانا دینے پر بھی راغب نہیں کرتا ۔

تشریح

غریبوں اور مسکینوں کی مدد اور ان کے ساتھ ہمدردی حُسن اخلاق کا حصہ ہے ۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ محتاجوں اور مسکینوں کی بھوک مٹائی جائے ۔ اگر ہمارے لیے ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو کم از کم دوسروں کو اس کار ثواب کی طرف توجہ دلانی چاہیے ۔

یہ کافرانہ اخلاق ہے کہ وہ نہ غریبوں کو کھلاتے ہیں نہ کسی کو اس نیکی پر اُبھارتے ہیں، ان سے بڑھ کر انسانیت کا دُشمن اور کون ہو سکتا ہے ۔ یاد رکھو بھوکے کو کھلانا یا کسی کی بھوک مٹانے کے لیے کچھ کرنا بہت بڑی نیکی ہے ۔

دادودہش

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

الماعون ۷

ترجمہ

اور کیسے بُرے ہیں وہ جو ضرورت کی
معمولی چیز دینے سے بھی گریز کرتے
ہیں۔

تشریح

جو لوگ دین کی مخالفت کرتے ہیں وہ صرف اسلام ہی کے نہیں انسانیت کے دُشمن ہیں۔ ان میں اتنی انسانی ہمدردی بھی نہیں ہے کہ ضرورت پڑنے پر کسی کی مدد کریں۔ اُن کو روزمرّہ کے استعمال کی چیزیں بھی کسی کو دینا گوارہ نہیں۔ جن کا اخلاق ایسا ہو ان کو محبّت، انسانیت اور دین و مذہب سے کیا واسطہ؟ یقیناً عظیم انسان وہ ہے کہ جو لوگوں کی بے لوث خدمت کرتا ہے اور ان کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔

مشکل ۔ آسانی

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ

(انشراح : ۵)

ترجمہ

بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے .

تشریح

مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیے ۔ زندگی میں اچھے دن بھی آتے ہیں اور بُرے دن بھی ۔ تکلیف اور مصیبت کا مقابلہ صبر کے ساتھ کرنا چاہیے اور یقین رکھنا چاہیے کہ ہر تکلیف کے بعد راحت ہے. تم حق پر چلتے رہو اس لیے کہ حق پر چلنے والے کا پاؤں شیطان کے سینے پر ہوتا ہے. اور یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت میں گھبرا جانا کمال درجے کی مصیبت ہے.

سختی

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝

الضحیٰ ۹

ترجمہ

پس یتیم پر سختی نہ کیا کرو۔

تشریح

محتاجوں، مسکینوں اور یتیموں کی مدد اور ان کے ساتھ ہمدردی کا حکم قرآن پاک میں کئی مقامات پر آیا ہے۔

اس آیت میں خاص طور پر حکم وارد ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یتیم معاشرے کا وہ فرد ہے جو سب سے زیادہ ہمدردی اور سرپرستی کا مستحق ہے۔ جو لوگ خوف الٰہی نہیں رکھتے، وہ یتیموں پر بھی ہر طرح کی سختی روا رکھتے ہیں، اور ان کو بھی اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر یہ حکم صادر فرمایا کہ یتیموں کا خیال کرو اور ان پر سختی نہ کرو۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

مکتبہ پیام تعلیم بک کلب

کا ممبر بن کر اردو کی دلچسپ اور معلوماتی کتابیں رعایتی قیمت پر حاصل کیجیے

ہمیں یقین ہے کہ اردو سے دلچسپی رکھنے والے پیامی اس نئی اسکیم سے استفادہ کریں گے اور ہمیں موقع دیں گے کہ ہم کم سے کم مدت میں زیادہ سے زیادہ اچھی کتابیں آپ کی خدمت میں پیش کرسکیں۔

قواعد وضوابط

۱۔ بک کلب کی فیس رکنیت پانچ روپے (-/5) روپے۔ ممبر بننے کے لیے کسی فارم کی ضرورت نہیں۔ فیس کی رکنیت بھیج دینا کافی ہے۔

۲۔ ہر ممبر کو مطبوعات مکتبہ جامعہ لمیٹڈ و مکتبہ پیام تعلیم (غیر درسی) پر 25% اور ہندستان میں چھپی ہوئی تمام اردو کتابوں کی خریداری پر 15% کمیشن دیا جائے گا (ہر فرمائش پر بک کلب کی ممبری کا حوالہ دینا ضروری ہوگا۔)

۳۔ بک کلب کا ممبر صرف انفرادی طور پر بنا جاسکتا ہے۔ کوئی لائبریری بک کلب کا ممبر نہیں بن سکتی۔ اپنے آرڈر کے ساتھ مجموعی رقم کا 25% ایڈوانس آنا ضروری ہے۔

۴۔ ممبری کے دوران سال بھر میں ممبر حضرات جتنی بار چاہیں کتابیں خرید سکتے ہیں۔

۵۔ کتابیں بذریعہ وی پی روانہ کی جائیں گی اور اخراجات روانگی کتب ممبر کے ذمے ہوں گے۔

۶۔ گیارہ مہینے گزرنے کے بعد ہر ممبر کے لیے لازمی ہوگا کہ وہ فیس رکنیت کی کتابیں خرید کر پچھلا حساب صاف کرے اور آئندہ کے لیے پھر سے رکنیت فیس بذریعہ منی آرڈر روانہ کرے۔

۷۔ بک کلب کی رکنیت پوری ہو جانے کے باوجود اگر کسی نے اپنی طرف سے کتابوں کا آرڈر نہیں بھیجا تو ہم مجبوراً اپنی پسند کی کتاب بھیج کر حساب صاف کردیں گے۔

ممبر حضرات اپنی پسند کی کتابیں مکتبہ جامعہ لمیٹڈ یا اس کی کسی بھی شاخ سے حاصل کرسکتے ہیں۔

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ 110025

شاخیں:

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنس بلڈنگ، ممبئی، ای، آر، روڈ۔ 400003

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، دہلی۔ 110006

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، شمشاد مارکٹ، علی گڑھ۔ 202002